

18

حضرت حمز قیل ﷺ
کے حالات

تاریخ انبیاء

*page is left blank
intentionally*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد ۱۸

تحریر حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيْ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٢١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔
(سورۃ ابراہیم - ۲۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات،
مسلمین و مسلمات، شہداء، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ اجداد
اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلیقیس بانو بنت علی محمد

وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا

﴿٢٣﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔
(بنی اسرائیل - ۲۳)

"شجرِ طیّبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔ فروری، ۲۰۲۳

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔ اپریل، ۲۰۲۳

"تاریخِ انبیاء"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۳۔ جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔ ۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

"انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن"

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ ہانی رضا۔ محمد رضا

<https://yk-shia.com/books>

<https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza>

ویب سائٹ :

نمبر شمار عنوان جلد نمبر

	تقریظ	
۱	انبیاء کی تعداد اور ان کے اوصیاء	جلد-۱
۲	صفات و معجزات، صحف انبیاء اور ان کی تعداد	جلد-۱
۳	اولوالعزم کے معنی، انبیاء اولوالعزم اور ان کی تعداد	جلد-۱
۴	نبی و رسول کے معنی اور عصمت انبیاء	جلد-۱
۵	حضرت آدم علیہ السلام اور نبی حوا علیہ السلام کے حالات	جلد-۲
۶	حضرت ہابیل علیہ السلام اور قابیل کے حالات	جلد-۳
۷	حضرت شیث علیہ السلام کے حالات	جلد-۴
۸	حضرت اور لیس علیہ السلام کے حالات	جلد-۵
۹	حضرت نوح علیہ السلام کے حالات	جلد-۶
۱۰	حضرت ہود علیہ السلام کے حالات	جلد-۷
۱۱	حضرت صالح علیہ السلام کے حالات	جلد-۸
۱۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات	جلد-۹
۱۳	حضرت اسمعیل واسحق علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۰
۱۴	حضرت لوط علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۱
۱۵	حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۲
۱۶	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۳
۱۷	حضرت ایوب علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۴
۱۸	حضرت شعیب علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۵
۱۹	حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۶
۲۰	حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۷
۲۱	حضرت حزقیل علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۸
۲۲	حضرت الیاس، الیسع اور الیاء علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۹

جلد نمبر

عنوان

نمبر شمار

جلد-۲۰

حضرت اسمعیل بن حزقیل علیہ السلام کے حالات

۲۲

جلد-۲۱

حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے حالات

۲۵

جلد-۲۲

حضرت لقمان علیہ السلام کے حالات

۲۶

جلد-۲۳

حضرت اسمعیل علیہ السلام اور طاہوت و جالوت کے حالات

۲۷

جلد-۲۴

حضرت داؤد علیہ السلام کے حالات

۲۸

جلد-۲۵

اصحاب سبت کے حالات

۲۹

جلد-۲۶

حضرت سلیمان علیہ السلام کے حالات

۳۰

جلد-۲۷

قوم سبا اور اہل ثمود کے حالات

۳۱

جلد-۲۸

ہاروت و ماروت کے حالات

۳۲

جلد-۲۹

حظہ اور اصحاب رس کے حالات

۳۳

جلد-۳۰

حضرت شعیا اور حضرت حقیق علیہ السلام کے حالات

۳۴

جلد-۳۱

حضرت زکریا و یحییٰ علیہ السلام کے حالات

۳۵

جلد-۳۲

حضرت عیسیٰ اور بنی مریم علیہ السلام کے حالات

۳۶

جلد-۳۳

حضرت ارمیا و انبیاء اور عزیر علیہ السلام کے حالات

۳۷

جلد-۳۴

حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزرگوار علیہ السلام کے حالات

۳۸

جلد-۳۵

اصحاب کہف و رقیم کے حالات

۳۹

جلد-۳۶

اصحاب اخدود کے حالات

۴۰

جلد-۳۷

حضرت جرجیس علیہ السلام کے حالات

۴۱

جلد-۳۸

حضرت خالد بن سنان علیہ السلام کے حالات

۴۲

جلد-۳۹

حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے حالات

۴۳

جلد-۴۰

اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے

۴۴

جلد-۴۱

بعض بادشاہان زمین کے حالات

۴۵

جلد-۴۲

بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ و عجیبہ

۴۶



تقریظ

الحمد للہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے "اللہ کا شعور حاصل کیجیے"، "حق و باطل کے راستے"، "صراطِ مستقیم" اور "شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ" جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش "تاریخ انبیاء" جو کہ "۲۲ جلدوں" پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقہ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعات کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کے باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاء اللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفیق فرمائیں، آمین
تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

hyderraza@yahoo.com

رابطہ ای میل:

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: <http://cityislam.com/quran.htm>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ﴿٤١﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
 نَافِلَةً ۗ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ﴿٤٢﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يُهَدُونَ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ
 الْخَيْرَاتِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ ۗ وَكَانُوا لَنَا عِبِيدِينَ ﴿٤٣﴾ وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَ
 نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرِيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْبُلُ الْخَبِيثَ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَسَقِينَ ﴿٤٤﴾ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي
 رَحْمَتِنَا ۗ إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٤٥﴾ وَنُوحًا إِذْ نَادَى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ
 مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْإِتْمَانِ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ
 فَأَعْرِضْنَاهُمْ أَجْعَبِينَ ﴿٤٧﴾ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفِثَتْ فِيهِ غَمَمُ الْقَوْمِ ۗ
 وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ﴿٤٨﴾ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ۗ وَكُلًّا آتَيْنَاهُمْ حُكْمًا وَعِلْمًا ۗ وَسَخَّرْنَا مَعَ
 دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحُونَ وَالطَّيْرَ ۗ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ﴿٤٩﴾ وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
 مِنْ بَأْسِكُمْ ۗ فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ
 الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا ۗ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمِينَ ﴿٥١﴾ وَمِنَ الشَّيْطَانِ مَنْ يُغْوِصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ
 عَمَلًا دُونَ ذَلِكَ ۗ وَكُنَّا لَهُمْ حَفِظِينَ ﴿٥٢﴾ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَلَيْسَ لِي مَسْفَى الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ
 الرَّحِيمِينَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرِّهِ ۗ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ
 عِنْدِنَا وَذَكَرْنَا لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾ وَإِسْحَاقَ وَإِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۗ كُلٌّ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿٥٥﴾ وَ
 آدَخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا ۗ إِنَّهُمْ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٦﴾ وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ
 نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ ۗ إِنْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٧﴾
 فَاسْتَجَبْنَا لَهُ ۗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۗ وَكَذَلِكَ نُبَيِّحُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٨﴾ وَذَكَرْنَا إِذْ نَادَى رَبَّهُ
 رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ﴿٥٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ ۗ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَاهُ
 رُوحَهُ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْأَلُونَ عَنِ الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۗ وَكَانُوا لَنَا خَشِيعِينَ ﴿٦٠﴾
 وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَاهُ فِيهَا مِنْ رُوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ﴿٦١﴾ إِنَّ هَذِهِ
 أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً ۗ وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿٦٢﴾

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سر زمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم نے ابراہیم کو اسحق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بد کردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی (اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیے ﴿۸۰﴾ اور ہم نے نیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان میں سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشنے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمعیل اور ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکو کار تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں قصور وار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو ان کے (حسن معاشرت کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے ﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عقبت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح چھونک دی اور ان کے بیٹے کو اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

سورة الانبياء

حضرت حزقیل علیہ السلام کے حالات

خدا نے قرآن مجید میں فرمایا ہے "کیا تم نے اُس جماعت کا حال نہیں دیکھا جو موت سے بچنے کے لئے اپنے گھر سے نکلے تو خدا نے اُن سے کہا کہ مر جاؤ تو وہ مر گئے پھر خدا نے اُن کو زندہ کیا۔ یقیناً خدا اپنے بندوں پر فضل کرنے والا ہے۔ لیکن بہت سے لوگ اس کا شکر نہیں ادا کرتے" اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے تین ہزار۔ چالیس ہزار۔ ساٹھ ہزار اور ستر ہزار تک تعداد بیان کی جاتی ہے کہ وہ لوگ شمعون کی بددعا سے فوت ہوئے تھے۔ پھر خدا نے حزقیل پیغمبر کی دُعا سے ان کو دوبارہ زندہ کیا۔ یہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ تھا جو بلاد شام کے کسی شہر کے رہنے والوں میں سے تھا جس میں ستر ہزار مکانات تھے اور جب طاعون اُن میں پھیلا تھا کہ لوگ ان کی ہڈیوں کو کچلتے گزرتے تھے۔ جب اُن کی آبادی میں طاعون پھیلا تو یہ لوگ طاعون کے خوف سے بھاگے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ لوگ جہاد سے بھاگے تھے۔ طاعون کی وبا پھیلتی تو امیر لوگ شہر سے نکل جاتے اور غریب جن کو قدرت نہ تھی رہ جاتے اور کثرت سے مرتے تھے۔ شہر سے جانے والے کہتے کہ اگر ہم بھی شہر میں رہ جاتے تو ہم میں سے بھی بہت مرتے اور شہر میں رہ جانے والے کہتے کہ اگر ہم بھی باہر چلے جاتے تو ہم بھی کم مرتے۔ آخر ان میں یہ رائے قرار پائی کہ اب اگر طاعون آئے تو ہم سب کے سب شہر سے باہر چلے جائیں گے۔ پھر جب طاعون پھیلا تو سب نے شہر کو چھوڑ دیا اور بہت سے دوسرے شہروں میں گھومتے پھرتے۔ ایک ویران شہر میں پہنچے جس کے باشندے سب طاعون سے مر گئے اور ان کے مکانات خالی پڑے تھے۔ یہ لوگ اُس شہر میں اُتر پڑے اور مقیم ہو گئے تو خدا نے فرمایا کہ تم سب مر جاؤ۔ تو اکبار وہ تمام انسان مر گئے

ترجمہ، بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو (شام میں) ہزاروں ہی تھے اور موت کے ڈر سے اپنے

گھروں سے نکل بھاگے تھے۔ تو خدا نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ۔ پھر ان کو زندہ بھی کر دیا۔ کچھ شک

نہیں کہ خدا لوگوں پر مہربانی رکھتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ﴿سورۃ البقرۃ ۲۴۳﴾

اور اسی طرح پڑے رہے۔ یہاں تک کہ لاشیں گل سٹر کر صرف ہڈیاں رہ گئیں۔ وہ شہر قافلہ کے راستے میں تھا۔ اہل قافلہ نے ہڈیوں کو راستے سے دُور کر کے ایک جگہ جمع کر دیا تھا۔ جب خدانے چاہا کہ اپنی قدرت خلق پر ظاہر کرے ایک بنی اسرائیل کے پیغمبر حزقیل کو اس طرف روانہ کیا جب آپ کی نظر اُن ہڈیوں پر پڑی تو تعجب کیا اور آپ بہت روئے اور عرض کی پالنے والے اگر تو چاہے تو ان سب کو ابھی زندہ کر سکتا ہے جس طرح ایک آن میں اُن پر موت طاری کی ہے تاکہ تیرے شہروں کو یہ لوگ آباد کریں اور تیرے بندے ان کے ذریعہ سے پیدا ہوں اور عبادت کرنے والوں کے ساتھ تیری عبادت کریں۔ تو خدانے ان پر وحی فرمائی کہ کیا تم چاہتے ہو کہ میں ان کو زندہ کر دوں تاکہ تم ان پر تبلیغ رسالت کرو۔ عرض کی ہاں میرے پالنے والے، تو خدانے ان کو اسم اعظم بذریعہ وحی تعلیم فرمایا اور حکم دیا کہ مجھ کو اس نام سے پکارو تو میں ان کو زندہ کر دوں۔ جب حزقیل نے اسم اعظم پڑھا اور ان سب کو آواز دی تو دیکھا کہ ہڈیاں ایک دوسرے کی جانب پرواز کر رہی تھیں۔ یہاں تک کہ اُن کے اعضا درست ہوئے اور وہ زندہ ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے اور خدا کی تسبیح و تکبیر و تہلیل کرنے لگے تو حزقیل نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر یہ لوگ اپنے اپنے مکانوں میں واپس گئے اور آباد ہوئے۔ عورتوں سے نکاح کیا اور مدتوں زندہ رہے پھر رفتہ رفتہ مرتے رہے اور ایک دوسرے کو دفن کرتے رہے۔ جو لوگ اس امت میں رجعت کے زمانہ میں زندہ ہوں گے وہ ایسے ہی ہوں گے۔ منقول ہے کہ یہ جماعت نوروز کے دن زندہ ہوئی تھی اور جس پیغمبر کی دعا سے وہ لوگ زندہ ہوئے تھے

ترجمہ، اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن شخص جو اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا کہنے لگا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار خدا ہے اور وہ تمہارے پروردگار (کی طرف سے) نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔ اور اگر وہ جھوٹا ہو گا تو اس کے جھوٹ کا ضرر اسی ہو گا۔ اور اگر سچا ہو گا تو کوئی سزا عذاب جس کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے تم پر واقع ہو کر رہے گا۔ بے شک خدا اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو بے لحاظ جھوٹا ہے ﴿۲۸﴾ اے قوم آج تمہاری ہی بادشاہت ہے اور تم ہی ملک میں غالب ہو۔ (لیکن) اگر ہم پر خدا عذاب آگیا تو (اس) (بقیہ اگلے صفحے پر)

خدا نے ان کو وحی کی تھی کہ ان ہڈیوں پر پانی چھڑکیں۔ انہوں نے پانی چھڑکا تو وہ سب کے سب زندہ ہو گئے اور ان کی تعداد تیس ہزار تھی۔ عجم میں اسی سبب سے یہ رواں ہو گیا ہے کہ نوروز کے دن ایک دوسرے پر پانی چھڑکتے اور پھینکتے ہیں اور اس کا سبب نہیں جانتے۔

حز قیل، موسیٰ کے تیسرے خلیفہ تھے اور بعضوں کا قول ہے کہ وہ لوگ قوم حز قیل سے تھے۔ کیونکہ بنی اسرائیل میں موسیٰ کے پہلے خلیفہ یوشع بن نون تھے ان کے بعد کالب بن یوفا اور ان کے بعد حز قیل ہوئے۔ ان کو ابن العجوز بھی کہتے تھے۔ ان کی ماں نے پیرانہ سالی کے زمانہ میں خدا سے فرزند طلب کیا تھا اور خدا نے ان کو حز قیل سا فرزند عطا فرمایا اور بعضوں کا قول ہے کہ حز قیل ہی ذوالکفل ہیں اور ان کو ذوالکفل اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے ستر پیغمبروں کی ضمانت و کفالت کی اور ان کو قتل سے رہائی دلوائی اور ان سے کہا کہ تم لوگ آزاد ہو جاؤ اور اگر میں تمہارے عوض قتل کر دیا جاؤں تو بہتر ہے اس سے کہ تم سب کے سب قتل کئے جاؤ۔ اس کے بعد جب یہودی آئے اور ان سے ان پیغمبروں کو دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ لوگ کہاں گئے۔ اور خدا نے حضرت ذوالکفل کو ان کے شر سے حفاظت میں رکھا۔ ایک روایت کے مطابق جب بادشاہ قبط نے بیت المقدس کو برباد کرنے کے ارادہ سے لشکر کشی کی اور بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا۔ تو لوگ حضرت حز قیل کے پاس جمع ہوئے اور اس تکلیف و مصیبت کے دفع کرنے کی آپ سے فریاد کی حضرت نے فرمایا کہ ضرور آج رات اس بارے میں اپنے خدا سے میں مناجات کروں گا۔ پھر رات کے وقت حضرت نے مناجات کی وحی ہوئی کہ میں ان کے شر سے

(بچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کے دور کرنے کے لئے) ہماری مدد کون کرے گا۔ فرعون نے کہا کہ میں تمہیں وہی بات سبھاتا ہوں جو مجھے سوچھی ہے اور وہی راہ بتاتا ہوں جس میں بھلائی ہے (۲۹) تو جو مومن تھا وہ کہنے لگا کہ تو مجھے تمہاری نسبت خوف ہے کہ (مبادا) تم پر اور امتوں کی طرح کے دن کا عذاب آجائے (۳۰) یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو لوگ ان کے پیچھے ہوئے ہیں ان کے حال کی طرح (تمہارا حال نہ ہو جائے) اور خدا تو بندوں پر

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بچالوں گا۔ تو خدا نے ایک ملک کو وحی کی جو ہوا پر موکل تھا کہ ان کی جانیں نکال لے تو وہ سب یکبارگی مر گئے صبح کو حزقیلؑ نے اپنی قوم کو خبر دی کہ خدا نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ بنی اسرائیل نے شہر سے نکل کے ان کو دیکھا تو وہ سب مردہ تھے۔ پس حزقیلؑ کے نفس میں گذر کہ مجھ میں اور سلمان میں کیا فرق ہے۔ اس سبب سے اُن کے جگر میں ایک زخم ہو گیا اُن کی تنبیہ کے لئے۔ اور اُن کو اُس سے سخت اذیت پہنچی۔ تو انہوں نے خدا سے عاجزی و انکساری کے ساتھ دُعا کی اور خاک پر بیٹھ کر فریاد کی کہ اس مرض کو دفع کر دے حکم ہوا انجیر کے درخت کا دودھ اپنے سینہ پر ملو۔ جب انہوں نے استعمال کیا زخم زائل ہو گیا۔ یہ بھی منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ فلاں بادشاہ کو اطلاع دے دو کہ فلاں روز اس کو موت آجائے گی۔ حزقیلؑ نے اس کو اطلاع دے دی۔ اس بادشاہ نے اپنے تخت سے گر کر گریہ وزاری اور دُعا شروع کی کہ پالنے والے اتنے دنوں میری موت میں توقف فرما کہ میرا لڑکا بڑا ہو جائے اور میں اس کو اپنا جانشین کر دوں۔ خدا نے حزقیلؑ کو وحی کی کہ بادشاہ سے جا کر کہہ دو میں نے تمہاری عمر پندرہ سال بڑھادی۔ حزقیلؑ نے کہا خداوندہ کبھی میری قوم نے مجھ سے کوئی جھوٹ نہیں سنا۔ جب میں یہ کہوں گا تو لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے خدا نے فرمایا کہ تو بندہ ہے میں جو کچھ کہتا ہوں تجھ کو چاہیے کہ اُس کو سُنے اور میری رسالت کی تبلیغ اُس پر کرے۔

منقول ہے کہ امام رضّا نے جب مامون کے سامنے جاٹلیق عالم نصرانی پر حجت تمام کی تو فرمایا کہ اگر عیسیٰ کو اس وجہ سے خدا کہتے ہو کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے تو یسوعؑ نے بھی زندہ کیا اور ان کو لوگ خدا نہیں کہتے۔ حزقیلؑ پیغمبر نے پنتیس (۳۵۰۰۰) ہزار اشخاص کو زندہ کیا جبکہ

(بچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، ظلم کرنا نہیں چاہتا ﴿۳۱﴾ اور اے قوم مجھے تمہاری نسبت پکار کے دن

(یعنی قیامت) کا خوف ہے ﴿۳۲﴾ جس دن تم پیٹھ پھیر کر (قیامت کے دن سے) بھاگو گے (اس

دن) تم کو کوئی (عذاب) خدا سے بچانے والا نہ ہو گا۔ اور جس شخص کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی

سورۃ مومن

ہدایت دینے والا نہیں ﴿۳۳﴾

ساٹھ سال اُن کو مرے ہوئے گذر چکے تھے۔ (پھر ان کو بھی خدا کیوں نہیں کہتے) پھر فرمایا کہ کیا
 تجھ کو نہیں معلوم کہ یہ لوگ بنی اسرائیل میں سے تھے جن کا بیان تورات میں مذکور ہے اور بخت
 نصر نے ان کو بابل میں قید کر دیا تھا جس وقت کہ بیت المقدس کو برباد کر کے بنی اسرائیل کو قتل کر
 ڈالا تھا۔ خدا نے حزقیل کی طرف بھیجا انہوں نے ان کو زندہ کیا۔ اے نصرانی یہ لوگ عیسیٰ سے
 قبل تھے یا بعد جاٹلیق نے کہا، پہلے حضرت نے فرمایا کہ عیسیٰ کو مردوں کو زندہ کرنے کی وجہ
 سے خدا سمجھتے ہو تو پھر یسوع اور حزقیل کو بھی خدا مانو کیونکہ انہوں نے بھی مردوں کو زندہ کیا (اس
 کے بعد حضرت نے ایک گروہ کا اپنے شہر سے بخوف طاعون بھاگنا اور مرنا وغیرہ بیان فرمایا جو
 مذکور ہوا)۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد،
حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء
ملت، لا وارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ و اجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

*page is left blank
intentionally*